بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْن.

نوٹوں کی منسوخی وتبدیلی کے بحران میں ہم کیا کریں؟

الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کی مدد سے ۲۰۱۴ء کے پارلیمانی الیکشن میں جیت حاصل کرنے کے بعد دہلی مرکز پر قابض جناب نریندر مودی سرکار ہندوستان جیسے امن پسند ملک میں ملک کو ترقی کی راہ پر لے جانے اور ملک میں امن وسلامتی قائم رکھنے کے بجائے صرف اور صرف اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے نئے نئے ایشو سامنے لاتی رہتی ہے۔ کبھی وندے ماترم تو کبھی سوریہ نمسکار کا مسئلہ۔ کبھی مسلمانوں کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنے کا معاملہ تو کبھی جناب سر سید احمد خان صاحب کے خوابوں کی علمی درسگاہ کے اقلیتی کردار کو ختم کرکے مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم سے محروم کرنے کی قابل مذمت کوشش۔ کبھی مدارس کے طلبہ پر حملے کئے جاتے ہیں تو کبھی مسلم نوجوانوں کو مختلف تنظیموں سے جوڑ کر انہیں گرفتار کیا جاتا ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کی سب سے بڑی اور قابل اعتماد جماعت ''مسلم پرسنل لاء بورڈ'' کو کمزور کرنے، مسلمانوں کو آپس میں لڑوانے اور ۲۰۱۷ء میں اتر پردیش ودیگر صوبوں میں ہونے والے الیکشن میں سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے تین طلاق جیسے مسئلہ کی آڑ میں موجودہ حکومت نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا خواب دیکھنا شروع کردیا ہے، حالانکہ کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کی جانب سے نہ تو یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا کوئی مطالبہ ہے اور نہ ہی ملک کی ترقی کے لئے اس کی کوئی ضرورت ہے کیونکہ ہر شخص نکاح اور طلاق جیسے خاندانی مسائل میں اپنے اپنے مذہب اور خاندان کی روایات کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور رہا طلاق کا مسئلہ تو ہندو مذہب میں طلاق کا تصور ہی نہیں ہے اور مسلمان شریعت اسلامیہ سے سو فیصد متفق ہیں، اور مسلمانوں کی طرف سے شریعت اسلامیہ میں تبدیلی کا نہ کوئی مطالبہ ہے اور نہ ہی پوری دنیا کے مسلمان قرآن وحدیث کے فیصلہ میں کسی قسم کی تبدیلی کا اختیار رکھتے ہیں۔ ہندوستانی قوانین کے اعتبار سے دوسرے مذہب کے ماننے والوں یا حکومت کو خاندانی مسائل میں دخل اندازی دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اصل میں تین طلاق کو ایشو بنا کر اسلام کو بدنام کرنے کی سازش کی جارہی ہے، حالانکہ اس سے بڑے بڑے مسائل حل کرنے کے لئے موجود ہیں، اور جن کے حل ہونے کے بعد لاکھوں لوگ چین وراحت کی نیند سو سکتے ہیں۔ جہیز اور شادی کے اخراجات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جاتا ہے، جس کے بعد روزانہ میاں بیوی کے جھگڑے حتی کہ خودکشی کے واقعات سامنے آتے ہیں۔ عام آدمی کی صحت کے لئے انتہائی مضر شراب اور سگریٹ نوشی پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں، بلکہ حکومت کی آمدنی کا وافر حصہ انہی چیزوں کی خرید وفروخت پر منحصر ہے۔ رشوت خوری اور دھوکہ دھڑی عام ہے، کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ حتی کہ **Life Saving Drugs** بھی محفوظ نہیں ہیں۔ قوم وملک کی ترقی میں حائل ان بڑے بڑے مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ جو سابقہ حکومت کے زمانہ میں ہورہا تھا، وہی چوری، رشوت خوری، بے ایمانی اور کسی بھی طریقہ سے پیسہ کمانے کی ہوس پر آج بھی دھڑلے سے عمل ہورہا ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے مسئلہ پر جذبات پر قابو رکھ کر حکمت وبصیرت کے ساتھ بے مثال اتحاد واتفاق کا مظاہرہ پیش کرکے اپنا یہ پیغام سب کو دے دیا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں کوئی مداخلت ہمیں برداشت نہیں ہے۔ ایک مجلس کی تین طلاق کے معاملہ میں اہل حدیث حضرات کا جمہور علماء سے اختلاف ہے، لیکن اہل حدیث حضرات نے بھی محسوس کرلیا کہ بی جے پی کی قیادت میں ہندوستانی حکومت کا تین طلاق کے مسئلہ کو حل کرنے سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ صرف اور صرف اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اس مسئلہ کو اٹھا رہی ہے، چنانچہ اہل حدیث حضرات بھی شریعت اسلامیہ کی حفاظت کے لئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے دفاع میں کھڑے ہوئے ہیں کیونکہ وقت کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم مسلکی اختلافات کو نظر انداز کرکے اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لئے متحد ہوں۔

چند روز قبل ہندوستان کے وزیر اعظم نے رات آٹھ بجے اچانک اعلان کردیا کہ اب سے صرف چار گھنٹے بعد رات بارہ بجے سے پانچ سو اور ایک ہزار روپئے کے نوٹ منسوخ کردئے گئے ہیں اور جلدی ہی نئے نوٹ لانچ کئے جائیں گے۔ یاد رہے کہ پانچ سو اور ایک ہزار کے نوٹوں کی منسوخی کے وقت ملک کی ۷۰ فیصد رقم انہی دونوں نوٹوں کی شکل میں موجود تھی۔ موصوف نے اپنے اعلان کے مطابق کسی سے مشورہ لئے بغیر ایسا اس لئے کیا کہ ہندوستان میں موجود کالے دھن پر قابو پایا جاسکے۔ حالانکہ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے ۲۰۱۴ء میں الیکشن سے قبل اور حکومت بننے کے بعد دعوی کیا تھا کہ وہ ہندوستان سے باہر موجود کالے دھن کو ہندوستان لے کر آئیں گے، جس پر نہ صرف وہ ناکام ونامراد ہوئے، بلکہ عوام کے اکاؤنٹ میں پندرہ پندرہ لاکھ نہ آنے پر عام لوگوں کے غصہ وناراضگی سے واقف بھی ہیں۔ غالباً بیرون ممالک سے آنے والے کالے دھن سے عوام کی توجہ ہٹانے اور ہندوستان کے چند مالی چودھریوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وزیر اعظم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم کے اس فیصلہ کے بعد سے پورے ملک میں ایمرجنسی جیسے حالات پیدا ہوگئے ہیں۔ عام لوگوں کو اپنے روزانہ کے اخراجات کے لئے بھی گھنٹوں گھنٹوں لائن میں لگ کر ذلیل ہونا پڑ رہا ہے۔ کالے دھن پر قابو پانا یقیناً ایک عظیم کام ہے، مگر اس کے لئے جس نوعیت کا فیصلہ لیا گیا اس سے ہندوستانی عوام پریشان ہے اور یہ پریشانی چند ہفتوں تک بظاہر بڑھتی ہی نظر آرہی ہے۔ اس کی وجہ سے مہنگائی کے بڑھ جانے کی

بہت زیادہ توقع ہے۔ اگر واقعی اس کی وجہ سے مہنگائی میں اضافہ ہوا اور عوام کی ضرورت کے مطابق مارکیٹ میں نئے نوٹ آنے میں تاخیر ہوئی تو پھر افراتفری اور لوٹ مار کا ماحول پیدا ہوسکتا ہے۔ جس کی وجہ سے کالے دھن پر قابو پانے کے بجائے مارکیٹ میں کالا دھن اور زیادہ آجائے گا۔ اگر پانچ سو اور ایک ہزار روپے کے نوٹ کی اچانک تبدیلی سے کالے دھن پر قابو پانا ہی مقصد ہے تو عام لوگوں کو پریشانی میں مبتلا کرنے کے بجائے بڑے بڑے تاجروں کے اکاؤنٹ ضبط کرکے ان کو چیک کیا جاتا، ان کے گھروں ودفاتر میں چھاپے مارے جاتے، انکم ٹیکس ادا نہ کرنے والوں کے خلاف کاروائی کی جاتی اور الیکشن میں بے تحاشہ خرچ ہونے والی رقم کا سیاسی لوگوں سے حساب لیا جاتا۔

پانچ سو اور ایک ہزار کے نوٹوں کی تبدیلی کے بعد ہندوستان کی موجودہ صورت حال میں ہماری چند ذمہ داریاں ہیں: (۱) سب سے پہلے اپنے جذبات پر قابو رکھ کر ۳۰ دسمبر سے پہلے پہلے بینکوں سے اپنی رقم کو نئے نوٹ کی شکل میں تبدیل کریں یا پرانے نوٹ اپنے اکاؤنٹ میں جمع کردیں۔ (۲) قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ نوٹ کی تبدیلی اگر نوٹ سے کی جارہی ہے تو پھر کمی بیشی کرنا جائز نہیں ہے، یعنی ایک ہزار روپے کے بدلہ میں نوسو یا نوسو پچاس روپے لینا یا دینا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا کمی بیشی کے ساتھ نوٹ کی تبدیلی سے بچیں۔ ہاں کوئی دوسرا حل موجود نہ ہونے کی شکل میں، چند شرائط کے ساتھ گنجائش نکل سکتی ہے، جس کے لئے مفتیان کرام سے رجوع فرمائیں۔ مثلاً رشوت لینا یا دینا دونوں ناجائز ہیں، لیکن بعض جگہوں پر رشوت دئے بغیر ہمارا جائز کام بھی نہیں ہوتا ہے، تو علماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ رشوت لینا تو جائز نہیں ہے، البتہ ایک شخص کا حق ہے جو کہ اسے ملنا چاہیے، رشوت دیے بغیر نہیں ملے گا، یا اتنی دیر سے ملے گا، جس میں اسے غیر معمولی مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اس کے اوپر کسی فرد کی طرف سے ظالمانہ مطالبات عائد ہوگئے ہیں اور رشوت دیے بغیر ان سے خلاصی مشکل ہے تو امید ہے کہ رشوت دینے والا شخص گناہ گار نہ ہوگا، البتہ دیانت شرط ہے جس کی ذمہ داری خود اس پر ہوگی۔ (۳) مال کے نعمت اور ضرورت ہونے کے باوجود خالق کائنات اور تمام نبیوں کے سردار حضور اکرم ﷺ نے مال کو متعدد مرتبہ فتنہ، دھوکے کا سامان اور محض دنیاوی زینت کی چیز قرار دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خوب جان لو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل تماشا، عارضی زینت اور آپس میں فخر وغرور اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ (سورۃ الحدید ۲۰) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لئے ایک فتنہ رہا ہے، اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی) نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تمہارے لئے غریبی کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے خوف ہے کہ پہلی قوموں کی طرح کہیں تمہارے لئے دنیا یعنی مال ودولت کھول دی جائے اور تم اس کے پیچھے پڑ جاؤ، پھر وہ مال ودولت پہلے لوگوں کی طرح تمہیں ہلاک کردے۔ (بخاری ومسلم) لہٰذا ہم صرف اور صرف جائز طریقوں سے ہی مال کمائیں، اللہ اور بندوں کے حقوق کما حقہ ادا کریں کیونکہ ہر شخص کو مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ جواب دینا ہے کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) اسلام میں پیشگی چند سالوں کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اگر آپ بینک میں گھنٹوں لمبی لائن میں لگنے کی زحمت گوارہ نہیں کرسکتے تو آئندہ سال یا چند سالوں کی زکوٰۃ کا اندازہ لگا کر ابھی ادا کرسکتے ہیں۔ (۵) اسلام نے غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیم بچوں کی سرپرستی کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ اگر آپ اکاؤنٹ میں جمع کرنے کے لئے ذلت آمیز لائنوں میں لگنا نہیں چاہتے تو پھر اپنی کچھ رقم غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیم بچوں کو مختص کردیں۔ (۶) جب تک نوٹ کے اس ایشو پر مکمل قابو نہ پالیا جائے اخراجات میں کمی رکھی جائے۔ فضول خرچی سے بالکل بچا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (سورۃ الاسراء ۲۷) میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کو بے حد ناپسند کرتا ہے۔ (مسلم) (۷) جن بڑے پروجیکٹوں کو مؤخر کیا جاسکتا ہے، انہیں فی الحال کچھ وقت کے لئے ملتوی کردیں۔ (۸) نوٹوں کی منسوخی کا فیصلہ قومی وملکی ایشو ہونے کی وجہ سے نوٹوں کے متعلق ہندوستانی حکومت کے فیصلہ کے خلاف کوئی جلسہ یا جلوس یا مظاہرہ صرف مسلمان تنہا نہ کریں بلکہ حتی الامکان اشتعال انگیز سیاست سے احتراز کریں۔ اگر کسی جگہ جلسہ یا جلوس یا مظاہرہ کی ضرورت محسوس کی جائے تو ہندو مسلم سب مل کر کریں کیونکہ اس طرح کے ملکی وقومی ایشو میں مل جل کر ہی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ (۹) پانچ سو اور ایک ہزار کے نئے نوٹ مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود نہ ہونے اور چھوٹے نوٹوں کی زیادہ ضرورت ہونے کی وجہ سے اس وقت ہر عام وخاص روزمرہ کی ضروریات خریدنے کے لئے پریشان ہے، لہٰذا ایک دوسرے کی مدد کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مؤمن کی کوئی دنیاوی مشکل دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس پر سے ایک سختی دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست پر سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس پر سہولت کرے گا۔۔۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے۔ (صحیح مسلم) (۱۰) اللہ تعالیٰ سے ہندوستان اور مسلمانوں کی عافیت کے لئے دعائیں مانگتے رہیں، کیونکہ اس طرح کے حالات آنے پر ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے، حقیقت میں وہی ہماری مدد کرنے والا ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ اس طرح یہ کل دس نصیحتیں ہیں، اگر ہم ان پر عمل پیرا ہوں تو ہندوستان میں پانچ سو اور ایک ہزار کے نوٹوں کی منسوخی وتبدیلی کے اچانک فیصلہ کی وجہ سے آنے والی پریشانیوں اور دشواریوں پر قرآن وحدیث کی روشنی میں کافی حد تک قابو پاسکتے ہیں، ان شاء اللہ۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی